۲۶ دسمبر ۱۹۱۳ء
مسجد نور قادیان

خطبہ جمعہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کے رکوع ۱۲ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

قرآن کریم میری غذا ہے۔ اس واسطے میں نے سوچا کہ ہر جمعہ کو میں ایک رکوع قرآن مجید کا سنا دیا کروں اور اسی طرح پر ایک درس پورا ہو سکے۔ یہ رکوع جو میں نے آج پڑھا ہے اسی سلسلہ میں ہے۔ تم لوگ دور سے آئے ہو۔ دعوت تمہاری واجب تھی۔ اگر خدا نے تندرست رکھا اور بولنے کی طاقت بخشی تو کل اور پرسوں اس دعوت کا ارادہ ہے۔ فی الحال اسی سے نفع اٹھالو۔

خدا تعالیٰ کے کارخانہ قدرت میں کئی کام ہیں۔ ان میں سے ایک رسولوں اور نبیوں کو ملائکہ کے ذریعہ پیغام پہنچانا ہے۔ ان ملائکہ کے افسر کا نام جبریل ہے۔ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی جبریل ہی اللہ کی کتاب لاتا رہا۔ اور رزق کے لئے جو ملائک مقرر ہیں ان کے آفیسر کا نام میکائیل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جبریل ہماری مخلوق ہے۔ وہ ہمارے حکم سے ہمارے پیغام پہنچاتا ہے۔ چنانچہ اے نبی! اس نے تجھ پر یہ قرآن اتارا ہے اور یہ قرآن ان عظیم الشان باتوں کی، جو اگلے پیغمبر کہہ گئے ہیں، تصدیق

کرتا ہے۔ ان باتوں کا اصل الاصول یہی ہے کہ اللہ کی تعظیم اور اللہ کی مخلوق پر شفقت۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے متعلق تمام انبیاء سے اللہ نے عہد لیا۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے ظہور کی پیشگوئیاں کی ہیں۔ یہ پیشگوئیاں تصدیق طلب تھیں۔ رسول اللہ کے آنے سے ان کی تصدیق ہو گئی۔ پھر جو علوم الٰہیہ دنیا میں آئے تھے اور ان میں غلطیاں پڑگئی تھیں، غلطی دور کرکے صحیح کو صحیح طور پر ہمیں پہنچا دیا۔ بلکہ کچھ اور نئی باتیں بھی ہیں اور وہ باتیں مدلل ہیں۔ غرض کھلی کھلی باتیں بتائیں۔ بدعہد ان باتوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ دیکھو! تم لوگوں نے بھی اپنے اللہ سے بہت سے عہد کئے ہیں۔ سب سے بڑا عہد تو یہ ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ یعنی اے مولیٰ! ہم تیرے فرمانبردار رہیں گے۔ ایک عہد کا ذکر الحمد میں آتا ہے جسے پڑھ کر میرے جیسا آدمی تو غش کھا جائے۔ وہ اقرار یہ ہے کہ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۔ جس وقت تم یہ کلمہ منہ سے نکالتے ہو، ذرا اپنے دن رات کے اعمال پر نظرِ ثانی کرو کہ آیا ہمارے دن رات کا چال و چلن اس کے مطابق ہے؟ میرے منہ سے جب یہ کلمہ نکلتا ہے تو مجھے شرمندہ کر دیتا ہے۔ غرض عملی طور پر بہت لوگوں نے ان باتوں کو چھوڑ دیا ہے۔ جب خدا کا رسول آیا تو انہوں نے بجائے متنبہ ہونے کے اللہ کی کتاب کو ایسا پھینکا کہ خبر نہیں۔

مسلمان اپنی حالت پر غور کریں۔ کتنے ہیں جو قرآن سنتے ہیں۔ پھر کتنے ہیں جو سن کر سمجھتے بھی ہیں۔ پھر کتنے ہیں جو سمجھ کر عمل بھی کرتے ہیں۔ اللہ کی کتاب چھوڑنے کی وجہ کیا ہے؟ غیراللہ سے محبت کہ اس کی محبت میں سب کچھ بھول کر پھر خدا کی کتاب تک نہیں سنتے اور دوسری عداوت۔ عداوت میں لگے ہوئے انسان کو فرصت نہیں ہوتی کہ اللہ کی کتاب سوچے سمجھے۔ سمجھے تو جب کہ اسے توجہ ہو اور توجہ جب ہو کہ فارغ البال ہو۔ بے جا عداوت، بے جا محبت میں گرفتار انسان کتاب اللہ کب سمجھ سکتا ہے۔ وہ تو اور ہی دلربا باتوں کے نیچے پڑا ہوا ہے۔ ایک طالبعلم سے مدرسے کا کورس ہی ختم نہیں ہوتا۔ وہ قرآن کس وقت پڑھے۔ اسی طرح مَآ اُنۡزِلَ عَلَى الۡمَلَكَيۡنِ (البقرۃ:۱۰۳) یہ ایک علم تھا جس کے ذریعے بنی اسرائیل کو بابلیوں کے ظلم سے نجات دی تھی۔

دوستوں کو چاہئے کہ جس چیز سے محبت رکھیں ایک حد تک رکھیں اور جس سے عداوت رکھیں ایک حد تک رکھیں۔ خدا کی کتاب کو بھول نہ جائیں۔

(الفضل جلد ۱ نمبر ۲۹---۳۱ ؍ دسمبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۲)

☆---☆---☆---☆